

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتظامی اردو

جسکو حسب کمپٹیان فلصاحب ڈارگر آف پبلک اسٹرکشن مدارس پنجاب کے مولوی
 کریم الدین صاحب دہشتی انسپکٹر مدارس لاہور نے تصنیف کیا اور طریقہ
 تحریر خطوط اور کوائف اغذات ضروری معاملات کا بتدیون کو
 بطریق سہل تر سکھا دیا بعد تصحیح و تنقیح تمام سعی بالکلام
 حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب
 تاجرت کلکتہ خلاصی ٹولہ بر (۱۵۴)
 باہتمام حق العبدی حاجی رحمت علی

محمد سعید الحمید
 غفرلہ اللہ

پتہ: لاہور

ASL
 104

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انشاء کے معنی لغت میں لکھنا اور پیدا کرنا ہے اور اصطلاح میں وہ فن ہے جس سے طریقہ لکھنے خطوط اور کاغذات مروجہ معاملات و بیوی اور دفاتر سرکاری کا معلوم ہو پس اردو میں انشا جو کاغذات مروجہ مابین عوام و خواص اور دفاتر سرکاری کو سکھانے کی مشغول ہو آسان ترکیب پر مرتب نہوئی تھی اس لیے حسب الحکم جناب کیمتارن فلر صاحب بہادر ڈاکٹر آف پبلک انٹرکشن مدارس ممالک پنجاب بندہ کریم الدین نے درمیان ماہ جنوری ۱۳۳۷ء کے یہ کتاب طیار کی ہے بحیث کونام باسانی یاد رہے انشاء اردو نام رکھا

فہرست حصہ اول انشا

یہ کتابت ربات

کتابت میں جو آئیں

قول

فصل اول - اس میں وہ خط ہیں جو خود و نکی طرف سے بزرگوں کو لکھنے ہوتے ہیں۔
فصل دوم - اس میں وہ خطوط ہیں جو بزرگوں کی طرف سے خود و نکی نام لکھے جاتے ہیں۔
فصل سوم - اس میں درجہ مساوی کے خطوط ہیں۔

حصہ دوم

باب دوم - اس میں عرضی لکھنے کا طریق بتایا ہے اور چند نمونے عرضیوں کے لکھے ہیں۔
باب سوم - اس میں چند ضروری کاغذات سرکاری ہیں جو دفتر اور کچہرہ میں لکھے جاتے ہیں۔
باب چہارم - اس میں وہ کاغذات مندرج ہیں جو معاملات دنیاوی میں دنیا داروں کی کار آمد ہوتے ہیں۔

باب اول

فصل اول - اس میں وہ خطوط ہیں جو خود و ن کی طرف سے بزرگوں کو لکھے گئے ہیں جس میں
مقام پر یہ بتانا ضرور ہے کہ جب کوئی شخص جو بزرگوں میں خود ہو اور کسی بزرگ کو نام خط لکھے تو
کئی باتوں کا اس کو خیال رکھنا ضرور ہے اول یہ کہ میرے پر لقب اسکا لکھے بعد ازاں آداب و تسلیمات
سے خط شروع کرے اور آداب کا لحاظ بہت رکھے اور عبارت خط کی مودب فصیح الفاظ عام فہم
میں ہو اور آخر میں سلام یا دعا پر خط کو ختم کرے آداب سب بزرگوں کے اس جگہ لکھے
جاتے ہیں انکو یاد رکھو اور یہ بات اس جگہ بتانی ضرور ہے کہ بڑے بڑے آداب آداب آداب
لکھنے اس وقت فصیح پسند نہیں کرتے اور قطع نظر اس کے اگر خیال کیجئے تو ایک طرح کی بجا دلی
اور منہسی السی عبارت میں عقل کے نزدیک اخل ہے اس لیے پرانی انشاء کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔

آداب

جناب قبلہ کا ہی صاحب دامت ظلمتہ
والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ دامت مجدہ

باب

والدہ

۳	دادا	جناب قبلہ و کعبہ دادا صاحب و امم طلکم
۴	نانا	جناب قبلہ و کعبہ نانا صاحب و امم طلکم
۵	پیر	ہادی دین مرشد راہ متین پیر صاحب و امم طلکم
۶	دادی	جناب دادی صاحبہ معطرہ و مکرمہ سلامت
۷	نانی	جناب نانی صاحبہ معطرہ و مکرمہ سلامت
۸	پھوپھی	جناب پھوپھی صاحبہ مکرمہ سلامت
۹	ممائی	جناب ممائی صاحبہ مشفقہ و مکرمہ سلامت
۱۰	خالہ	جناب خالہ صاحبہ مکرمہ سلامت
۱۱	مامون	جناب مامون صاحب قبلہ و کعبہ سلامت
۱۲	خالو	جناب خالو صاحب قبلہ و کعبہ سلامت
۱۳	بڑا بھائی	بھائی صاحب مشفق و مکرم بندہ سلامت
۱۴	بڑا سالا	ایضاً
	بڑی بہن	ہمیشہ صاحبہ مکرمہ سلامت
	بڑی سالی	بہن صاحبہ مکرمہ سلامت

باب کے نام

بعد اداے آداب کے عرض یہ ہے کہ مدت ہوئی کوئی عنایت آپ نے نہیں بھیجا بروقت تشریف لیجانے کے آپ نے ارشاد کیا کہ جب ہم لاہور میں پہنچیں گے تو تم ہلکویہ دلا نا ہم کو رمنٹ اسکول میں جا کر وہاں کے طلبہ کا طریقہ تعلیم زبان انگریزی کا دریافت کر کے اور کتب خانہ سرکاری سے اچھی اچھی تدبیر ترقی علم کی کتابیں وہاں کے عقلمندوں اور اُستادوں سے دریافت کر کے لکھو تب انہیں گے جس سے زبان انگریزی میں تم بہت جلد ترقی کر جاؤ گے اس لیے بندہ نے یہ نیاز نامہ بطور یاد دلانے آپ کے اقرار کو روانہ کیا ہے آپ

اپنا سبب بود و باش و روان کی سکونت اور حال مزاج کا کہ آپ کسطح پر ہیں تحریر
فرما کر ہم لوگوں کی تسلی فرمائیں

والدہ کے نام

بعد اداے اداب و نیاز کے عرض یہ کہ جس دن سے آپ لاہور تشریف لے گئی ہیں
سب خرد و کلان آپ کو یاد کرتے ہیں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ایک مہینے کے بعد جلی آؤنگی
سو دو مہینے کا عرصہ گزرا اب تک آپ نے کچھ وجہ دیر کی تحریر نہیں فرمائی یہاں پر نشہ
آیا ہو کہ اگر صاحب بہادر کے دفتر میں کہی کتاب میں عورتوں کے پڑھنے کیواسطے اذون
کی بھی طیار ہوئی ہیں ازاں بعد پند سود مند چھپ چکی ہے وہ کتاب بہن کیواسطے
خرید کر ضرور روانہ فرمائیں اور چونکہ زبان اردو میں بڑی ہیں زیادہ ترقی کرنا چاہتی ہیں
اس لیے مناسب ہے کہ ایک جلد خط تقدیر کی بھی لیتی آئے اور آپ جلد تشریف لائیں اگر ابھی
آنے میں عرصہ ہو تو وجہ دیر کی تحریر فرمائیں تاکہ ہم سب کو تسلی ہو فقط

دادا کے نام

بعد اداے اداب کے عرض یہ کہ بروقت رخصت کے آپ کو ارشاد کیا تھا کہ اگر محنت
محنت کر کے علم حساب سیکھ لیو اور کاغذات پٹواری میں خوب مہارت کر لیوے تو ہم
ضلع گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی اسکی سفارش کر کے نوکری دلوادینگے بس
جناب اسنے اس نصیحت پر ایسا عمل کیا کہ ات دن محنت کر کے حساب بخوبی سیکھ لیا
اور سب کاغذات پٹواری کے یاد کر لیے ہیں بلکہ مجموعہ تقریرات ہند میں بھی خوب مہارت
کر لی اب وہ لائق بڑی عہدہ کے ہو اگر حضور اسکو صاحب ڈپٹی کمشنر کے رو برو پیش
کر دیں تو بندہ اسکو آپ کی خدمت میں روانہ کر دے فقط زیادہ نیاز۔

اس طرح برہوٹوں کی طرف سے برون کو خط لکھو جاتے ہیں مگر اول سطر میں القاب
اسکا لکھنا چاہیے کہ جسکے نام خط لکھنا ہو اور تفصیل القاب کی اوپر گزری چکی ہے

فصل دوم

اسمین وہ خطوط ہیں جو بزرگوں کی طرف سے خردون کو لکھے جاتے ہیں انکے القاب
لکھنے کا طور مختصر یہ ہے جو نقشہ ہدایین درج ہے۔

نقشہ القاب خردان

۱	بیٹا - پوتا	برخوردار نور چشم راحت جان طال عمرہ -
۲	بھتیجہ سالی کا بیٹا	فرزند دل بند جگر بیوند فلان طول عمرہ -
۳	جھوٹا بھائی	برادر بجان برابر ستمی فلان سلامت
۴	جھوٹی بہن	ہمیشہ عزیز دامت عصمتا -
۵	جھوٹی سالی	خواہرنیک اختر دامت عصمتا -
۶	بیٹی	قرۃ باصرہ بی بی فلان سلامت -
۷	پوتی	نور چشم نحت جگر بی بی فلان سلامت
۸	نواسی	ایضاً
۹	بھانجی	ایضاً
۱۰	بھتیجی	ایضاً

باپ کی طرف سے بیٹے کو

بعد و عمارے درازی عمر اور حصول سعادت ابدی کے واضح ہو کہ ہم تالیخ تیرہ جنوری کو
داخل لاہور ہوئے بعد تماشا شائے شہر و مکانات کے گورنمنٹ اسکول بھی دیکھا واقعہ میں
اس حکم تعلیم بہت اچھی ہوتی ہے یہاں کے ماسٹروں سے ہم نے ملاقات کی تو سب کو
بااخلاق پایا خصوصاً مدرس اول تو یہاں کا بہت خلیق اور خندان پیشانی ہوا لسنے بعد
گفتگو سے بسیار کے یہ طریق تحصیل زبان انگریزی کا ہم کو در یافت ہوا کہ حساب و الجبرا
اور تحریر قلیدس تو اردو زبان میں تم کو سیکھنی چاہیے کیونکہ یہ علم کی کستاہیں ہیں

اُن کو تم اپنی زبان میں اچھی طرح سمجھ سکتے ہو اور انگریزی زبان کی کتابیں اوائل میں تو چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی یاد کرو پھر تاریخ اور قصہ جات اور علم ادب کی کتابیں پڑھنا مگر جس دن سے انگریزی شروع کرو اس دن دو بالوں کا التزام اپنے اوپر کر لو ایک یہ کہ سچے الفاظ کے جہان تک ہو سکیں بہت صحیح طور سے یاد کرنا اور لکھنے کی مشق بھی ساتھ ہی کرنی ضرور ہے اور اٹلا انگریزی خوب لکھو دوسری بات یہ کہ جس انگریزی خوان سے ملو انگریزی بولنے میں شرم نہ کرو اگرچہ پہلے ہی پہل غلطی کرو گے مگر پھر صحیح اور صاف بولنے لگو گے دیکھو جب تم چھوٹے سے بچے تھے اور بول نہ سکتے تھے تو صرف تاتا گو ننگے کے موافق کیا کرتے تھے جس قدر قوتِ ناطقہ کھلی اور عقل بڑھی تو ہم نے تمہاری بولی صحیح کی تم ہم سے بولتے ہی بولتے ایسا صاف بولنے لگے کہ اب تم بلا سوچے اور بدون فکر کے کون سا لفظ پہلے بولو اور کون سا پیچھے صاف بولتے ہو سیدھا انگریزی زبان میں بھی لیسق ہو جاؤ گے جیت

مرد باید کہ ہر اسان نشود مشکلی نیست کہ آسان نشود

اور کتابیں تمہاری واسطے میں نے اسلئے زیادہ خریدیں ہیں کہ مجھ کو تجربہ کاروں اور یہاں کے استادوں نے یہ نکتہ بتا دیا ہے کہ جس لڑکے کو پاس بہت کتابیں ہوتی ہیں وہ لڑکا ترقی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کبھی ایک کو پڑھتا ہے کبھی دوسری کتاب کو دوانوں میں اُسکا مزاج ہوتا ہے اسلئے ایک کٹھنری اور ایک کتاب پڑھنے کی تمہاری واسطے روانہ کرتا ہوں تاکہ اُس کتاب کو خوب یاد کرو پھر اور کتابیں ملو لے دو لگا زیادہ دعا۔

پہچھوٹے بھائی کے نام

بعد دعا جان درازی کے واضح راہ عزیز ہو۔ مدت دراز گزری کوئی خط تمہارا نہ آیا۔ ایک دوست کے خط سے ثابت ہوا کہ تم بیمار ہو اس خبر کو سننے سے زیادہ بیکاری ہوئی تم کو مناسب ہے کہ جلد تر اپنے مکان کا حال لکھو کسی بند وستانی حکیم کا علاج لکھو وہ دو این زود اثر نہیں ہیں اور تشخیص بھی بیماری کی وہ لوگ اچھی طرح نہیں کر سکتے ہیں کسی ڈاکٹر کا

علاج کرو اور خوراک کم کرو حتی المقدور بھوک سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ ہوا کی تبدیلی بھی اگر مناسب ہو کر دینا نہیں تو وہاں کے ڈاکٹر سے ایک سائٹیفکٹ لیکر نوکری سے رخصت کر کے اگر یہاں پر آ جاؤ گے تو آج کل لاہور میں اچھا اچھو ڈاکٹر جمع ہو رہے ہیں تمہارا علاج خاطر خواہ ہو جائیگا بعد صحت پھر اپنی نوکری پر چلے جانا فقط زیادہ دعا۔

بچھونی ٹہن کو

بعد دعائے سعادت مندی اور نیک اطواری کے واضح ہو میں نے سنا ہے کہ اب تم نے کئی کتابیں اردو زبان کی پڑھ لی ہیں اور رات و دن لکھنے پڑھنے میں کوشش کرتی ہو اگر لکھنا بھی سیکھو تو بہت مفید ہو دیکھو اگر لکھنا آتا تو اسی وقت میری خط کا جواب لکھ کر روانہ کر تیں اب کسی غیر سے خط لکھو انا پڑے گا چھ مہینے کی مشق میں تم کو بہت اچھا لکھنا اُردو کا آسکتا ہو۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں میری طرہ سے بہت بہت آداب و نیاز عرض کرنا اور ہستانی جی کو بھی میرا سلام پہنچو فقط زیادہ دعا۔

بچھولی سالی کو

بعد دعائے جان درازی و ترقی مدایح کے واضح ہو کہ تمہاری خاوند سے راول پنڈی میں ملاقات ہوئی تھی انھوں نے مجھے بانچہ روپے تمہارے واسطے دیے ہیں پنڈی اسکی بنا کر روانہ کرتا ہوں جسوقت یہ پنڈی ہو چکے ساگر مل ساکن لاہور سے وصول کر کے رسید مجھ کو لکھنا اور چونکہ احتمال ہے کہ کسی اور کے ہاتھ میں یہ روپے نہ چلے جائیں اسلئے تم اپنے ہاتھ سے رسید اور خیر عافیت اپنی مزاج کی لکھ کر روانہ کرو تاکہ میری تسلی ہو اور تمہاری بعینہ وہی رسید پیشا ور کو روانہ کرو ونگا مٹھائے ہاتھ کی رسید دیکھ کر انکی بھی تسلی ہو جائے گی فقط زیادہ دعا۔

ابنی کے نام

بعد دعائے جان درازی و عمر کے واضح ہو کہ تمہاری لیے لعنت و اہ کرتا ہوں جو

فارسی یا عربی کسی کتاب درسی کا ہو گا اسکے معنی اردو میں لکھے ہوئے تکو اس کتاب میں ملین گئے اور جہاں تک ہو سکے ترقی اپنی زیادہ کرتی جاؤ اور سوائے پڑھنے کے کبھی کبھی گھر کے کام میں بھی مصروف ہو کر کھانا پکانا اور سینا اور جالی کاڑھنا اور موزہ بنانا وغیرہ جو بھلے مانسوں کی ہو بیٹیاں کرتی ہیں سیکھا کرو کیونکہ زمانے میں ہنرمندی محتاج نہیں رہتا اور مجکوشوق ہے کہ جسوقت میں کوٹ کر گھر پر آؤں تو ملکوان سب ہنرمین کامل پاؤں اور اپنی چھوٹی بہنوں کی تادیب سے بھی غافل نہ رہنا انکو بھی لکھنا پڑھنا حساب بھی ضرور سکھاتی رہنا۔ فقط زیادہ دعا۔

تیسری فصل ایمین ورجہ مساوی کے خطوط میں

نقشہ القاب			
نمبر	نام	القاب	
۱	دوست	مشفق و مہربان من سلامت	
ایضاً	ایضاً	محب و ولینواز من سلامت	
"	"	مجمع مکارم اخلاق سلامت	
"	"	مخلص با اخلاص سلامت	
"	"	دوست با صفا سلامت	
۲	بیوی	بیوی صاحبہ محرم راز ہدم و ہمساز من سلامت۔	
"	"	انیس خاطر عمیقین کین بخش دل اندوگین سلامت	
۳	شیخ	شیخ صاحب شفیق بندہ سلامت	
"	"	شیخ صاحب کرم فرما کے بندہ سلامت۔	

۴	سید	سید صاحب شفیق بندہ سلامت -
"	"	میر صاحب مشفق بندہ سلامت -
"	"	سید صاحب کرم فرماے بندہ سلامت -
"	"	میر صاحب مکرم بندہ سلامت -
"	"	سید صاحب معظم بندہ سلامت -
۵	خان	خان صاحب مہربان من سلامت -
۶	میرزا	میرزا صاحب محسن محبوب سلامت -
۷	منشی	منشی صاحب مکرم دوستان سلامت -
۸	پنڈت	پنڈت صاحب مشفق و مہربان سلامت -

دوست کے نام

بعد اواسے مراسم شتیاق آنکہ مدت ہوئی کوئی خط آپکا نہیں آیا دوستوں کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کوئی مکان نیا بنواتے ہیں اسلئے دوستانہ التماس کرتا ہوں کہ لاہور کے مکانات کے موافق ہرگز نہ بنوانا جہاں تک ہو سکے مکان کا صحن بہت فراخ رکھنا مناسب ہے اور سہولکی آمد و رفت کا دھیان رکھنا تاکہ ہر ایک طرف سے تازہ ہوا اُسیں آسکے اور جاڑے اور گرمی اور برسات کے آرام کے مکانات بھی اُسیں ضرور تعمیر کیجیے گا باورچی خانہ ایسی طرف بنائیے گا کہ ہسکا دھواں مکان کو کالانہ کر سکے۔ گھوٹے پیل گاہے کے باندھنے کی جگہ بھی فراخ رکھنا اور قریب زناں مکان کے ایک مکان مردانہ نشست کا بھی بنوائیے گا اور مردانہ مکان میں ایک گنواں ضرور رکھ دوائیے گا تاکہ پانی کا بھی آرام ہو جائے اور شمال رخ کے دالانوں میں چونکہ اکثر ہوا نفیس آتی رہتی ہے اور اکثر سایہ بھی رہا کرتا ہے اسلئے دالان در دالان جنوب کی طرف ایسا بنوائیے گا کہ انکا رخ شمال کی طرف ہو اور اگر کچھ ضرورت روپے کی ہو تو بلا تکلف لکھ بھیجیں تکلیف نہ اٹھادیں بندہ بیان سجدانہ کر گیا فقط

ہوتی کے نام

بعد بیان اشتیاق ملاقات کے واضح ہو کر من بہت اچھی طرح سے ہون آپ کی خبر خیریت مزاج کی چاہتا ہوں آپ کے حسبِ مالیش چار تھان رو پہلے گوٹے کے اور پانچ تولے لیس سنہری اور ایک صندوقچہ زیور رکھنے کا اور چپاس وہ پتہ نقد ہدست گمانی کہا ر کے میں نے روانہ کیے ہیں جس وقت وہاں پہنچے سب اسباب لیکر رسید اپنے ہاتھ سے لکھ کر روانہ کیجیے گا تاکہ تسکین دل حزن کو حاصل ہو فقط

شیخ کے نام

بعد سلام و آرزو ملاقات کے واضح راے ہو بندہ اچھی طرح ہے اور خدا کی درگاہ سے آپ کے مزاج کی خیریت چاہتا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ امرتسر میں کپڑا بہت سستا فروخت ہوتا ہے اور چھوٹی الائچی بھی وہاں بہت نفیس ہوتی ہے اسلئے تکلیف دیتا ہوں کہ براہِ مہربانی ایک تھان بٹل کا بیش قیمت جوہر رنی گز کا ہو اور دو تھان نیموہارنی گز کا حساب اور ایک تھان لٹھے کاہ گز کا اور پانچ روپے کی الائچی خرید کر کے ریلوے میں کسی آئندہ معتبر کے ہاتھ بندے کے پاس روانہ فرمائیں ان روپیوں کی سہڈوسی برو ہو چنے اسباب کے روانہ کر دوں گا خاطر جمع رکھیں فقط

سید کو

بعد سلام و اظہار اشتیاق کے واضح راے عالی ہوا ان ایام میں بندے نے قرعہ پھینکوا لیا ہے اور لوگوں کی زبانی بھی سننے میں آیا ہے کہ آپ کو بہت غصہ ہے اس سبب خواہ مخواہ دو ایک ہنگامے پر یا ہوا کرتے ہیں اور جب بندہ کچھیری میں سنتا ہے کہ آپ پر کوئی جرباہ یا سزا ہوئی تو بندہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ اپنے مزاج کی اصلاح کریں اخلاق کی کتابیں اکثر زیرِ نظر رکھا کریں اور جس وقت آپ کو غصہ آیا کرے ایک گھونٹ پانی کا پی کر پہلے دل میں یہ سوچا کریں کہ اس غصے کا

انجام کیا ہو گا اور اگر درگزر کروں گا تو اس سے کتنے فائدے ہونگے انسان کو جو خدا نے
حیوان سے زیادہ تمیز بخشی ہے تو صرف عقل ہی کے باعث اسکو ممتاز کیا ہے حیوان سے
اور اگر انسان بھی مثل حیوان کے جنگ اور لڑائی اور غصے میں لگا ہے تو پھر اس میں اور
کامے بیل میں کیا فرق ہے۔

ہر چند کہ یہ قوت پڑھ کر آپ ناراض ہونگے کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی معلوم ہوتی ہے جب غصے
کو دور کر کے تامل فرمائیں گے تو نہایت مفید پائیں گے۔ فقط والسلام باقی خیریت ہے۔

خان کو

بعد سلام و اظہار اشتیاق ملاقات کے واضح راے عالی ہو گئے کے روز بندہ آپ کے
محلے میں گیا تھا ارادہ یہ ہوا کہ آپ سے بھی ملاقات کرتا جاؤں جب در دولت پر پہونچا
تو دو چار باورچی مکان میں اقسام اقسام کے کھانے کی طیاری میں مصروف تھے اور
مردانے مکان سے آواز راگ اور باجے کی جو آئی تو معلوم ہوا کہ اسوقت آپ نہایت
عیش میں تھے بندے نے جب دو چار آدمیوں سے دریافت کیا تو انہیوں نے فرمایا کہ
خان صاحب اسوقت جشن اڑا رہے ہیں میں نے باعث پوچھا تو معلوم ہوا کہ کوئی سبب
خاص نہ تھا سننے میں آیا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے جب آپ کا دل چاہتا ہے بزم عیش
مہیا کر کے جین اور لطف اٹھاتے ہیں پس ناچار بندہ ٹوٹ آیا تاکہ آپ کے عیش میں
کسی طرح کا خلل نہ آوے مگر چند کلمات نصیحت آمیز بلحاظ اسکے کہ آپ برا نہ مانیں گے
سنا کہ آپ کی سمع خطاشی کرتا ہوں خان صاحب پوچھا جائے سرور نہیں ہے اسکی چند روز
زندگی یاد و نق پر مغرور نہ ہوا چاہیے یہ شعر شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آپ نے پڑھے ہونگے

اشعار

گزشتہ پیش بردی زمین یک نشان ماند

زان پیشتر کہ بانگ برآید فندان ماند

بس نامور بزم زمین و فن کرد و اند

خبرے کن لے فلان غنیمت شمار عمر

اس نصیحت پر آپ بھی عمل فرما دیں۔ زیادہ والسلام۔

میرزا کو

میرزا صاحب مزاج شریف بندہ بخیریت تمام بنارس سے کل مکان پر آیا آپ کا خط قریب ۲۰ ماہ حال کا میرے مطالعہ سے گذرا اول کو نہایت خوشی و خرمی حاصل ہوئی بندہ بھی آپ کے ملنے کا نہایت مشتاق ہے نیک صلاح کا پوچھنا کیا بسم اللہ تشریف لائے اور بندے کو معذور و مشکور فرمائے ایک فرمائش کہ تاہوں ضرور اپنے ہمراہ لیتے آئے گا وہ ہے کہ ایک تھان کخاب کا اور ایک تھان شروع کا نہایت بیش قیمت خرید کر لانا قیمت بروقت ملاقات ادا کی جائے گی۔ فقط زیادہ بخراشتیاق ملاقات کے کیا لکھوں۔

منشی کو

بعد از سلام و نیاز و اشتیاق ملاقات کے التماس یہ ہے بندے نے عرض کیا ہے کہ آپ لوگ تحریر فارسی کا زیادہ تحریر فرماتے ہیں سو منشی صاحب عرض یہ ہے کہ اگلے زمانے میں تحریر خط کا اور طور تھا بڑے بڑے آداب و القاب مگر رسد کرر عبارتیں لکھنی معیوبے اور یہ بات قریب عقل کے ہے کہ جہاں تک ہو سکے خطوط میں ایسی مختصر عبارت جو حاوی کل مضمون ہو لکھی جائے اور بڑا القاب لکھنے سے کیا فائدہ ہے سوا اسکے اور کچھ نہیں کہ کاتب کی لفاظی ثابت ہو اور مکتوب الیہ میں غرور پیدا کرے صدر رحمت وایان فرنگ کو کہ انھوں نے انشائیں میں بھی بہت اچھا طریق رکھا ہے اگر آپ انگریزی چھی پڑھ سکیں اور اس قوم کی انشاء کا طریق ملاحظہ فرمائیں تو آپ کی رائے بھی میری رائے کے متفق ہو جائے منشی صاحب میری یہ عرض نہیں ہے کہ انشاء اردو تابع ہو انشاء انگریزی کے بلکہ چند الفاظ مختصر واسطے القاب کے مقرر کر لینے بلحاظ عبارت اور آسانی تحریر کے بہت مفید ہے والسلام۔

ہندت کو

بعد سلام و آرزو سے ملاقات کے واضح رہا کہ شریف ہندت ہوئی کہ آپ کی خبر نہیں آئی
 ایک شخص آپ کی بھوکرتا تھا میں نے جب اس سے سبب سکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
 آپ نے کہیں اسکو نجوم سے بتایا تھا کہ میرا مطلب فلا نے روز ہوگا بر خلاف اسکے وہ
 کام ہوا اور وہ وبراہ نہ آیا پس آپ بھی عنایت کر کے یہ جھوٹا پیشہ فال بینی اور پیرہ دیکھنا چھوڑ
 اچھا ہمیشہ اختیار کریں ایسے توہمات میں پھنک کر لوگوں کو گمراہ نہ کریں ہندت صاحب
 غیب کی خبر کسی کو نہیں ہوا ہے خدا کے اور بھلائی اور برائی سب اسی کے ہاتھ میں ہے
 کسی ستارے و کواکب کو ذرہ سا بھی اختیار نہیں ہے اگر آپ علم ہیئت پر مصنف کے تو
 آپ کو خوب واضح ہو جاوے گا کہ نجوم کی بنیاد ہی غلط ہے فقط عر بر رسولان بلاغ باشد و بس

لفافہ لکھنے کا طریق

جالسندھ

برنگ یا پوسٹ پیڈ

بخدمت مشفق و مہربان شیخ برکت اللہ صاحب نائب تحصیلدار کے پوسٹ پیڈ
 الراقم گو بند سہارے مقام لاہور مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۳ء

باب دوم عرض من

اس زمانے میں عرضی لکھنے کا یہ طریق ہے کہ ایک لکیر کھینچ کر اسکے سامنے پر
 (غریب پرور سلامت) لکھ کر ادھی لکیر کے نیچے کی جگہ خالی چھوڑ کر دوسرے نصف کو
 نیچے سے اپنا مطلب لکھنا شروع کریں اور اردو عرضی میں اپنی کو مشکل بنا کر مکتوب الیہ کو مخاطب
 کریں اور بہت آسان اور پُر از مطلب مختصر عبارت مدلل لکھیں جس کے الفاظ بہت ملائم
 اور عاجز بندی کے ہوں تاکہ سامع پر اسکا اثر پیدا ہو جسکا نمونہ یہ ہے

غریب پرور سلامت -

جناب عالی حسب احکم حضو کے بندے نے قانون دیوانی اور فوجداری
 دونوں حفظ کر لیے ہیں اور مدت دراز سے بندہ گورنمنٹ اسکول میں پڑھتا ہے کئی بار
 بندے نے امتحان میں متغی سونے کا پایا ہے اور کتب درسیہ اُردو کی بندے نے
 سب پڑھی ہیں انگریزی میں بھی اس قدر مہارت بندے کو حضور کی عنایت سے
 حاصل ہے کہ بات پریت کر سکتا ہوں اور اُردو کا ترجمہ انگریزی میں اور انگریزی کا
 اُردو میں کر لیتا ہوں حضور کے محکمے میں ان ایام میں ایک تحصیلدار کی خالی جگہ اور
 بندہ چونکہ روزگار پیشہ ہے اور کوئی وجہ معاش سوائے نوکری کے نہیں رکھتا اور
 حضو کے سوائے کوئی مرتبی بندے کا نہیں ہے لہذا عرضی بذراگزاران کر اسیدوار ہوں
 کہ بندے کی پرورش فرمائی جاوے۔ زیادہ حذاب۔

عروض متعلق فوجداری

غریب پرور سلامت -

جناب عالی ار جنوری ۱۸۸۳ء کو دو بجے دن کے زمیندار
 ہر سنگھ موضع ڈسکہ کا تھانے میں آکر منظر ہوا کہ آج دس بجے دن کے فیما بین
 رام سنگھ اور ہر سوپ اور کشن سنگھ ایک طرف اور بلدیو سنگھ اور ستیا رام اور پر جودیاں
 طرف ثانی میں کٹوان چلانے پر تکرار اور گالی گلوں ہو کر خوب ٹھٹھ تلوار کی نوبت ہو چکی
 و یقیناً کئی آدمی مجروح ہوئے اور کشن سنگھ تو ایسا گھائل ہوا کہ اس سے بولا بھی نہیں جاتا
 اسلئے میں تھانے میں آتا ہوں فقط حضو عالم میں بچے ڈپٹی انسپکٹر کو مع فلان محرفان
 سپاہی کو واسطے تحقیقات اور گرفتاری مجرموں کے موقع واردات پر۔ انہ کیا متعاقب
 انکم حسب لخواہ کیفیت مقدمہ و اسامیان متعلقہ مقدمہ کو چالان کروں گا۔ زیادہ حذاب

معروضہ انسپکٹر پولیس ضلع فلان تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان -
غریب پرو رسلاست -

مسمیٰ کالو سنگھ ساکن موضع گوبند گڑھ نے ایک گائے مجھ سے بیس روپے کو
خرید کی تھی پانچ روپے دیدیے تھے اور پانچ روپے اسکے ذمے واجب الادا تھے وعدہ
ایک کیا تھا کہ دس دن کے بعد باقی روپے ادا کرونگا سو فدی واسطے تقاضا کرنے کے بعد
گذر تو سعاد و دس روز کے گیا تھا نامبروہ نے بارادہ بدعا ملکی محکوم سکڑون گالیاں دین اور
ایک لاکھ میرو منڈھے پر اور ایک میرو سر پر رسید کی چنانچہ دونوں مقام پر ورم موجود ہے
اسی لیے یہ عرضی ہامید تدارک مد علیہ کے حضور میں گذران کمراسید وار ہوں کہ بعد تحقیقات
و ثبوت جرم کے مدعا علیہ کو سراوی جاوے اور گواہان مفصلہ ذیل واسطے ثبوت دعویٰ بند
کے موجود ہیں جسوقت حضور طلب کرینگے حاضر کروں گا جہل سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور
گلیان راے پواری۔ دھونکل شاہ صراف۔ گنڈھ سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور

عرائض متعلقہ دیوانی

عرضی دعویٰ

کالو سنگھ ولد دھونکل نمبر دار موضع رام نگر بنام دمرور سنگھ ولد نادو بند سنگھ قومہ جاٹ ساکن
ساکن موضع سو دھو تحصیل زیر آباد ضلع گوجرانوالہ مدعی موضع سو دھو تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ساڑھے سترہ سکہ کہمینی بقیہ زر محاصل سال ۱۸۶۳ء

بابت اراضی ناشت مدعا علیہ واقع پٹی شرقی موضع رام نگر

پر گنہ حافظ آباد بموجب وصول باقی نوشتہ پٹواری

و پیٹہ مرقوم بھلون مسبب ۱۹۰۰ مقام وزیر آباد

غریب پرور سلامت۔

بنام مدعا علیہ مرقومہ بالا کے نالش کرتا ہوں۔ بیان نالش کا یہ ہے کہ موضع رام نگر
پرگنہ وزیر آباد میں دس بسوہ پٹی مشرقی کا نمبر دار ہوں اور دس بسوہ پٹی مغربی کے نمبر دار
پھجول تعلق دار نگر کوٹ وغیرہ کے ہیں اور اراضی اور جمع دونوں پٹی کی بموجب ڈگری
عدالت کمشنر صاحب بہادر کے فیما بین دونوں نمبر داروں کے ماہ جولائی ۱۹۶۷ء میں
تقسیم ہو گئی ہے مدعا علیہ ۱۹۶۷ء سے از روے پٹہ نوشتہ فدوی اور قبولیت نوشتہ
اپنی کے اراضی پٹہ و کنارہ دریائے چناب واقع موضع مذکور کا فدوی کی طرف سے
کاشتکار ہے اور پٹہ و قبولیت میں جامعہ گنجپتہ اراضی نمبر فلان کی مندرجہ جوہر
کاغذ نکاسی پٹواری میں مع لگتہ مندرج قبولیت کے لکھی جاتی ہے اور اس کے گنجپتہ میں
تاقص میں مدعا علیہ کے واسطے رکھ کر رکھائے ہیں اس پر زر لگتہ نہیں لگتا ہے چنانچہ بابت
فصل خریف و ربیع سنہ فصلی فلان کے مبلغ پانچ سو روپے بابت محاصل موعہ
ارضی نمبر فلان کے واجب الادا تھوٹیں ماموعہ بدین تفصیل کہ مامعہ فصل خریف
فلان میں اور مامعہ فصل ربیع سنہ مذکور میں مدعا علیہ نے وصول دیے اور مامعہ
مع دایمی پٹواری مدعا علیہ کے ذمے باقی رہے سو باوجود طلب تقاضے کے ادا نہیں کرتا لہذا
عرضی نالش ہذا گزاراں کر اسیدوار ہوں کہ مامعہ مع سود مدعا علیہ سے دلا باؤن
اور مدعا علیہ نے ۱۹۶۷ء میں زراعت نیشکر اور دھان و کپاس وغیرہ کی اراضی
مذکور میں کی ہے۔

نمبر	تعداد ارضی	تعداد محاصل	وصول	باقی
فلان	مامعہ	عالمہ	مامعہ	مامعہ

عرض

فدوی کا لوسنگہ مدعی نمبر دار رام نگر

غریب پر ورسلامت۔

مین مدعی بدعوئی دلا پانے مبلغ پانچ سو روپیہ اصل سود از روپ
 تسک مثبت کاغذ اسٹامپ مورخہ بیساکھ بدی ششمی سمبٹ ۱۹ بنام سہرا لال عا علیہ لدنوال
 قوم گوجر ساکن موضع سیدوال پرگنہ سیالکوٹ کی نالاش کرتا ہوں بیان نالاش یہ ہے کہ
 مدعا علیہ نے بیساکھ بدی ششمی سمبٹ ۱۹ مین صلہ پچاس روپے مجسمہ بمقام سیالکوٹ
 قرض لیکر پچاس روپے کا تسک مرقومہ جو اسرلال گوجر ساکن موضع مذکور مرقومہ کنوار سدی
 وادسی سمبٹ ۱۹ مثبت کاغذ اسٹامپ جو یہ پچاس موجود تھا واپس لیکر وہ روپیہ
 بھی اپنر ذمہ لیا اور کل چار سو روپے کا تسک اپنی طرف سے کاغذ اسٹامپ
 کامل التیمہ پر بوعده ادا کی کل روپے اسی دن بمقام مذکور لکھا اپنی العبد اور
 اگوا ہی گواہان سے مرتب کرادیا اور بعد تحریر تسک دو مہینے کے قریب گانوں مین
 رہ کر دہلی کو چلا گیا دو برس کو بعد وہاں سے پھر آیا مین نے تقاضا کیا تو ہزار وقت
 و دشواری پچاس روپے مستی اسٹامپ پنجی سمبٹ ۱۹ مین وصول دیکر تسک پر وصول
 لکھا لیے بعد اسکے باوصف طلب تقاضے کو اور کچھ وصول نہ دیا اسلئے مین مدعی واپس
 مدعا علیہ سے تنگ ہو کر یہ عرضی نالاش بدعوئی دلا پانے مبلغ ماسہ اصل ماتی اور ماسہ
 سود بحساب فیصدی ایک وپیہا بانہ بتعدا و پانچ سو روپے بنام مدعا علیہ کے گزاران کر
 امیدوار ہوں کہ بعد تحقیقات اور انصاف زر اصل مع سود آج کی تاریخ تک مدعا علیہ
 سے دلا پانے اصل ماسہ سود ماسہ

فلان بن فلان مدعی ساکن فلان معروضہ تاریخ فلان یہ فلان سنہ فلان

باب سوم

سہین حیدر کا نزات سرکاری دفتر دن کے مین جو کچھری مین لکھے جاتے ہین۔

پروانہ

زمانہ سلف میں پروانہ جات میں ہر ایک عہدہ دار کا لقب بطور حیثیت اور تہ
اسکے لکھا جاتا تھا اور القاب طویل تھوڑے کر مختصر القاب تجویز ہوتے تھے۔ اب حکام
پنجاب نے اسکا رواج سرکاری کاروبار میں تھوڑا دیا ہے اور صرف بنام تحصیلدار پر گنہ فلان
وغیرہ سرکاری کام میں لکھا جاتا ہے مگر جبکہ تبدیلی یا تقرری کا پروانہ دیا جاتا ہے تو وہ لقب
مقرر کردہ لکھا جاتا ہے اس واسطے چند القاب اس جگہ پروانجات کے بلحاظ عہدہ داران
زمانہ حال کے اس نقشے میں لکھے جاتی ہیں۔

نقشہ القاب پروانجات

بنام تحصیلدار رفعت و عوالی مرتبت شکر اللہ خان تحصیلدار پر گنہ فلان بعافیت باشند
ڈپٹی انسپکٹر پولیس شجاعت و شرافت دستگاہ ڈپٹی انسپکٹر کوٹوالی شہر انبالہ بعافیت باشند
مدرس اول فضیلت باب رکمالات اکتساب مولوی فلان بعافیت باشند۔
حکیم حکمت شعار طبابت آثار حکیم فلان بعافیت باشند۔

پروانہ

بنام تحصیلدار پر گنہ فلان ضلع فلان
بملاحظہ مختاری عرضی معروضہ ۳۰ دسمبر ۱۸۷۸ء تک لکھا جاتا ہے کہ مبلغ گیارہ ہزار روپے
مختاری علاقے میں باقی ہیں اس قدر باقی رہنا روپے کا طریق کار گذاری سے بعید ہے
لازم ہے کہ زمر مذکور جلد تر ہر ایک مال گذار سے وصول کر کے بیابقی وقت کی عمل میں لاؤ
اور آئندہ مستعد ہو کہ زرقسط باقی نہ رہنے پاوے فقط ۳ جنوری ۱۸۷۹ء
دستخط صاحب کلکٹر
مہر کچیری

حکمنامہ

بنام مالکذاران موضع نگر کوٹ پرگنہ فلان ضلع فلان آنکہ
 نکو لکھا جاتا ہے کہ مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت قسط دوم سنہ حال بیجا و پندرہ روز کے
 خزانہ تحصیل میں داخل کرو تا کہ جانو فقط تحریر تاریخ ۱۶ اگست ۱۸۸۷ء ^{حوالہ چیرا سی} ^{فلان چیرا سی}

دستک لکھنے کا طور

دستک

بنام مالکذاران موضع نور پور پرگنہ گڑھ شکر ضلع ہوشیار پور آنکہ
 جو کہ باوجود انقضاے میعاد حکمنامے کے تھے ایک ہزار روپے بابت قسط دوم سنہ
 حال ادا نہیں کیے ہیں لہذا یہ دستک تمھارے نام جاری ہوتی ہے لازم کہ فوراً زبرد کو رخصت
 قسیمی میں داخل کرو
 تحریر تاریخ ۱۴ ماہ مارچ ۱۸۸۷ء

داخلہ

حوالہ چیرا سی تحصیل سیاد ۳۔ یوم فی یوم ۲ طلبانہ
 داخلہ بابت موضع نور پور پرگنہ گڑھ شکر ضلع ہوشیار پور بابت فصل خریف مورخہ تاریخ فلان ماہ ۱۸۸۷ء

نمبر	تعداد روپیہ	تاریخ داخلہ	نمبر	تعداد روپیہ	تاریخ داخلہ	نمبر	تعداد روپیہ	تاریخ داخلہ
۱	۱۰۰	۱۵/۳/۸۷	۲	۵۰	۲۰/۳/۸۷	۳	۲۵	۲۵/۳/۸۷
۴	۱۰	۳۰/۳/۸۷	۵	۵	۳۵/۳/۸۷	۶	۲	۴۰/۳/۸۷
۷	۱	۴۵/۳/۸۷	۸	۰	۵۰/۳/۸۷	۹	۰	۵۵/۳/۸۷
۱۰	۰	۶۰/۳/۸۷	۱۱	۰	۶۵/۳/۸۷	۱۲	۰	۷۰/۳/۸۷
۱۳	۰	۷۵/۳/۸۷	۱۴	۰	۸۰/۳/۸۷	۱۵	۰	۸۵/۳/۸۷
۱۶	۰	۹۰/۳/۸۷	۱۷	۰	۹۵/۳/۸۷	۱۸	۰	۱۰۰/۳/۸۷
۱۹	۰	۱۰۵/۳/۸۷	۲۰	۰	۱۱۰/۳/۸۷	۲۱	۰	۱۱۵/۳/۸۷
۲۲	۰	۱۲۰/۳/۸۷	۲۳	۰	۱۲۵/۳/۸۷	۲۴	۰	۱۳۰/۳/۸۷
۲۵	۰	۱۳۵/۳/۸۷	۲۶	۰	۱۴۰/۳/۸۷	۲۷	۰	۱۴۵/۳/۸۷
۲۸	۰	۱۵۰/۳/۸۷	۲۹	۰	۱۵۵/۳/۸۷	۳۰	۰	۱۶۰/۳/۸۷
۳۱	۰	۱۶۵/۳/۸۷	۳۲	۰	۱۷۰/۳/۸۷	۳۳	۰	۱۷۵/۳/۸۷
۳۴	۰	۱۸۰/۳/۸۷	۳۵	۰	۱۸۵/۳/۸۷	۳۶	۰	۱۹۰/۳/۸۷
۳۷	۰	۱۹۵/۳/۸۷	۳۸	۰	۲۰۰/۳/۸۷	۳۹	۰	۲۰۵/۳/۸۷
۴۰	۰	۲۱۰/۳/۸۷	۴۱	۰	۲۱۵/۳/۸۷	۴۲	۰	۲۲۰/۳/۸۷
۴۳	۰	۲۲۵/۳/۸۷	۴۴	۰	۲۳۰/۳/۸۷	۴۵	۰	۲۳۵/۳/۸۷
۴۶	۰	۲۴۰/۳/۸۷	۴۷	۰	۲۴۵/۳/۸۷	۴۸	۰	۲۵۰/۳/۸۷
۴۹	۰	۲۵۵/۳/۸۷	۵۰	۰	۲۶۰/۳/۸۷	۵۱	۰	۲۶۵/۳/۸۷
۵۲	۰	۲۷۰/۳/۸۷	۵۳	۰	۲۷۵/۳/۸۷	۵۴	۰	۲۸۰/۳/۸۷
۵۵	۰	۲۸۵/۳/۸۷	۵۶	۰	۲۹۰/۳/۸۷	۵۷	۰	۲۹۵/۳/۸۷
۵۸	۰	۳۰۰/۳/۸۷	۵۹	۰	۳۰۵/۳/۸۷	۶۰	۰	۳۱۰/۳/۸۷
۶۱	۰	۳۱۵/۳/۸۷	۶۲	۰	۳۲۰/۳/۸۷	۶۳	۰	۳۲۵/۳/۸۷
۶۴	۰	۳۳۰/۳/۸۷	۶۵	۰	۳۳۵/۳/۸۷	۶۶	۰	۳۴۰/۳/۸۷
۶۷	۰	۳۴۵/۳/۸۷	۶۸	۰	۳۵۰/۳/۸۷	۶۹	۰	۳۵۵/۳/۸۷
۷۰	۰	۳۶۰/۳/۸۷	۷۱	۰	۳۶۵/۳/۸۷	۷۲	۰	۳۷۰/۳/۸۷
۷۳	۰	۳۷۵/۳/۸۷	۷۴	۰	۳۸۰/۳/۸۷	۷۵	۰	۳۸۵/۳/۸۷
۷۶	۰	۳۹۰/۳/۸۷	۷۷	۰	۳۹۵/۳/۸۷	۷۸	۰	۴۰۰/۳/۸۷
۷۹	۰	۴۰۵/۳/۸۷	۸۰	۰	۴۱۰/۳/۸۷	۸۱	۰	۴۱۵/۳/۸۷
۸۲	۰	۴۲۰/۳/۸۷	۸۳	۰	۴۲۵/۳/۸۷	۸۴	۰	۴۳۰/۳/۸۷
۸۵	۰	۴۳۵/۳/۸۷	۸۶	۰	۴۴۰/۳/۸۷	۸۷	۰	۴۴۵/۳/۸۷
۸۸	۰	۴۵۰/۳/۸۷	۸۹	۰	۴۵۵/۳/۸۷	۹۰	۰	۴۶۰/۳/۸۷
۹۱	۰	۴۶۵/۳/۸۷	۹۲	۰	۴۷۰/۳/۸۷	۹۳	۰	۴۷۵/۳/۸۷
۹۴	۰	۴۸۰/۳/۸۷	۹۵	۰	۴۸۵/۳/۸۷	۹۶	۰	۴۹۰/۳/۸۷
۹۷	۰	۴۹۵/۳/۸۷	۹۸	۰	۵۰۰/۳/۸۷	۹۹	۰	۵۰۵/۳/۸۷
۱۰۰	۰	۵۱۰/۳/۸۷						

اطلاع نامہ لکھنے کا طور

تھا کہ اس مدعی ولد اسید رائے قوم بقال ساکن موضع فلان بنام موہن سنگھ مدعا علیہ ولد
گنگارام قوم گوجر ساکن قصور برگنہ و ضلع لاہور
دعویٰ مبلغ مائے سکہ شاہی زرہل مع سود بوجب متسک مشتبہ کاغذ سٹامپ مہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۵ء

اطلاع نامہ

جو کہ مدعی مذکور نے عرضی نالش بدعویٰ مرقومہ بالا بنام تمھارے اس
محکمے میں دائر کی ہے اس واسطے اطلاع نامہ حسب منشاء ضمنی دوسری قانون دوم ۱۸۶۷ء
بنام تمھارے جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ ظہر اطلاع نامہ پر رسید اطلاع یابی اپنی کی لکھ کر اندر میعاد پندرہ
کے حاضر عدالت ہو کر اصالۃ جواب ہی کرو اور جو میعاد کے اندر حاضر عدالت ہو کر جواب دہی نہ کرو گے
تو مقدمہ تجویز یک طرفہ فیصلہ کیا جائیگا۔ امر قوم ۱۵ مئی ۱۸۸۵ء

اشتہار

بدعویٰ مدعی ولد سندھو قوم بھٹا ساکن
موضع کچروڑ برگنہ فلان ضلع خٹان
بنام فلان مدعا علیہ لد فلان نمبر دار موضع فلان
دعویٰ مبلغ مائے سکہ شاہی زرہل مع سود

بوجب متسک مشتبہ کاغذ سٹامپ مرقومہ تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان
حکم اشتہار کچری صاحب جج ضلع فلان

اس مقدمہ میں رپورٹ اطلاع نامہ سے ثابت ہوا کہ تم بربندہ اطلاع نامہ کو نہیں ملے اور
اطلاع یابی تمھاری ظہر اطلاع نامہ پر ثبت نہیں ہوئی اس واسطے یہ اشتہار میعاد پندرہ
روز کا حسب منشاء دفعہ ۱۸۷۷ء ضمنی دوم ۱۸۷۷ء تمھارے نام جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ پندرہ
روز کے اندر حاضر محکمہ ہذا ہو کر اصالۃ یا و کالۃ جواب دہی کرو ورنہ مقدمہ تجویز یک طرفہ فیصلہ کیا جائیگا
مرقوم ۱۵ جنوری ۱۸۸۶ء

قبائلی نیلامی جسکو قبائلی سلطانی بھی کہتے ہیں

ارکان قبائلی کے یہ ہیں کہ مکان یا زمین سے حدود و اربعہ کسی ملکیت تھی اب کسی کے نام پر نیلام ہوئی کتنے روپے پر چھوٹی۔ اس مالک کو اختیار ہر ایک نصرت کا اس بیع پر حال تک سر پر تالیخ۔ روز۔ دستخط حاکم کے مہر نیلام کر نیوالے کی مہر حاکم کھیری کی۔

واضح ہو کہ ایک خشتی دیوار واقع انارکلی جسکی چار حدیں اس تفصیل سے ہیں

شرقی غریبی جنوبی شمالی

بڑھو کی دکان سے ملحق سڑک ہمد کا مکان کوچہ شمالی ملکیت بدھو حوالی کی بنام شیخ کریم بخش خرچہ اجراءے ڈگری میں جو عدالت دیوانی محکمہ رج آف اسمال کا رکوڑٹ سے جاری ہو کر، دسمبر ۱۸۶۲ء کو قرق ہوئی اور بعد تعمیل حکم قانون مفتہ شہ کے علانیہ مجمع عام میں نیلام ہوئی۔ اور شیخ عتیق اللہ ساکن ہلی دروازہ نے دو سو روپیہ کو اس خرید کر کے سرکار میں روپیہ اخل کر دیا جس قدر مدعا علیہ مذکور کا حق مالکانہ اس دکان میں تھا اب وہی خریدار نیلام کی طرف منتقل ہوا خریدار نیلام مذکور اپنے تین مثل مالک بن کے مستقل اور اسکے بیٹا لنے کا اور گرو رکھنے کا مختار کامل جانے مرقومہ ۳۔ جنوری ۱۸۸۳ء

اقسام ضمانت

جس ضمانت میں یہ قرار ہو کہ اس شخص کو میں حاضر کروں گا وہ حاضر ضامن کی کہلاتی ہو اور مال ضامن میں یہ قرار ہوتا ہو کہ فلاں نے شخص نے اس قدر روپیہ داخل کیا تو اسکے عوض میں روپیہ داخل کروں گا۔ اور فعل ضامن میں ضمانت آتی ہوتی ہو کہ اب اس سے فعلی وقوع میں نہ آوے گی اگر آوے تو میں اسکا ضامن ہوں جو منرا یا جرمانہ سرکار چاہے مجھ پر کرے۔

مال ضامن

میں کہ شیخ عتیق اللہ ولد شیخ نجیب اللہ ساکن موجی دروازہ لاہور کا ہوں جو کہ ضمانت خان ساکن

بھائی دروازہ فی ایک منزل حویلی کی دھلیا بی کی دگری حاکم ضلع سے پائی اور عدالت سے حکم ہوا کہ ضامن لیکر دگری جاری ہو سو میں اُسکا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ اپیل میں ہار جاوے تو جتنا اُسکا صرف ثابت ہوگا بلا عذر اپنے پاس سے دوں گا اور موضع نور پور کہ جو میری جائیداد ہے اس ضامن میں مکمل کرتا ہوں جب تک اپیل سے مقدمہ فیصلہ نہ ہوگا اُسکو رہن یا بیع نہ کر سکونگا۔

دوسرے طرز پر

فلان شخص نے جو ہزار روپے کے گھون فلان شخص سے خریدے ہیں اُسکا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ میعاد کے اندر روپیہ نہ ادا کر گیا تو میں اپنے پاس سے دوں گا۔

حاضر ضامن

بدھامل جو حلف دروغی میں مایخوذ ہوا ہو اور اس سے حاضر ضامن طلب ہو میں اُسکا حاضر ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جب بدھامل کی عدالت میں طلبی ہوگی تب میں حاضر کروں گا اور اگر حاضر نہ کر سکوں گا تو اُسکے عوض خود جواب دہی کروں گا۔

فعل ضامن

بدھامل جو قمار بازی میں پکڑا گیا ہے میں اُسکا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ اُس سے کبھی حرکت نہ نساں گے نہ ہوگی اور اگر ہوگی تو جواب دہی اُسکی میرے ذمے ہوگی مرقومہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۷ء

العدو
گواہ شد
گواہ شد
فلان

فارغ خطی

میں کہ بدھامل ساکن لاہور کا ہوں جو کہ مجھ سے اور ہماری لال سے بابت شرک کے حساب و کتاب میں دین کا تھا آج میرے اور اُسکے باہم واجہ سارا حساب طر ہو کر جو کچھ روپیہ میرا دے اُسکے لینا نکلا اُس نے ادا دیا اب کچھ باقی نہیں رہا اور نہ حساب و کتاب میں کچھ تغلب اور تصرف

پایا گیا اس واسطے یہ فارغ خطی لکھدی کہ سند ہے مرقوم ۲۵۔ ستمبر ۱۸۷۷ء

راضی نامہ

میں کہ لال جی مل سا ہو کار لاہور کا ہوں

جو کہ میں نے لالہ اجہر مل مدعا علیہ کے نام بچا جس وقت قرضہ تمسک کی نالش کی ہوا جس مدعا علیہ نے کچھ دیکر باقی کا اقرار کر کے مجھے رضی کر لیا ہے اس واسطے یہ راضی نامہ لکھدیا مرقوم ۲۔ جنوری ۱۸۷۷ء

باب چہارم

اس میں وہ کاغذات ہیں جو دنیا داروں کو معاملات دنیاوی میں کار آمد ہوتے ہیں۔

کاپین نامہ

یعنی مہر کا کاغذ مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب نکاح کرتے ہیں ایک کاغذ مہر کا عورت کو لکھ دیتے ہیں اس کاغذ میں تعداد روپے کی درج ہوتی ہے اور اقرار نکاح کا ہوتا ہے گو یا وہ ایک سند نکاح کی ہے اور عورت اس سند سے نالش کر کے مہر لے سکتی ہے۔ اقرار شرعی اور صحیح اپنی صحت اور درستی عقل میں یہ کرتا ہوں کہ میں نصیر اللہ ابن امین اللہ بنی والا قصبہ امین آباد کا مسماۃ زینۃ النساء بنت سعادت خان ساکن قصبہ مذکور کو بعض مہر دو ہزار روپے کے جس کا نصف بھل اور نصف موہل ہے بموجب رسم شریعت اسلام کے اپنے نکاح میں لایا ہوں اور مسماۃ مذکور کی طرف سے محمد خان وکیل مطلق ہے اسے شہر آتی و نجیب اللہ خان جو گواہ ہیں ان کے روبرو صحیح گواہی اس طور پر دی کہ مسماۃ مذکور نے برضا و رغبت خود میرے نکاح میں آنا منظور کیا اس لیے موافق شریعت کے میں نے روبرو ان دونوں گواہوں اور وکیل مطلق کے ایجاب شرعی کیا اور مسماۃ مذکور کو اپنے نکاح میں لایا اور یہ کاپین نامہ لکھ دیا۔ تحریر تاریخ ۳۔ نومبر ۱۸۷۷ء مہر قاضی کی پیشانی پر اور گواہوں کی گواہی نیچے لکھنی چاہیے۔

اولیعت نامہ

میں کہ بوٹا ساکن لاہور کا ہون اقرار شرعی اور صحیح اس بات کا کرتا ہوں کہ شیخ شہر الی تری نے چار صندوق اسباب کو بھری ہو کر اور یا پچھو روپی نقد بطور امانت میری پاس رکھے ہیں اس اقرار پر کہ جس وقت شیخ شہر الی نقد اور صندوق اسباب مذکورہ بالا طلب کرے فوراً بے تکرار و بے عذر حوالہ کر دے گا اور اس کے مال کی حفاظت حتی المقدور بہت کر دے گا اور نہایت بند و بست رکھو گا اگر خدا نخواستہ کسی طرح کا اس مال نقصان میری طرف سے ہو یا میری خرچ میں اٹھ گیا تو اس کا تاوان بھر دے گا اس لیے یہ چند کلمہ بطور ددِ یعت نامی کے لکھ دیتے کہ بروقت ضرورت کام آوین۔ تحریر ۳ جنوری ۱۸۶۲ء

المعد
بوٹا ساکن لاہور
گواہ شد
لہا ولد شیخو
گواہ شد
ناتو ولد جما

معینا مہ

میں کہ جہنا داس لدرام داس قوم کھتری رہنے والا لاہور کا ہوں جو کہ ایک حویلی واقع بستی دروازہ جسکی عمارت پختہ اس تفصیل سے ہے کہ مشرق اور جنوب اور شمال کی طرف والاں سنگین اور خشتی تہیں جنہیں مشرقی والاں کو دونوں طرف دو کوٹھریاں مع دو جوڑی کوڑ اور جنوبی والاں کی بغل میں دونوں طرف تین کوٹھریاں ایک اکہری اور دوہری دو کوٹھری مع تین جوڑی کوڑ اور شمالی والاں کے قریب ایک باورچی خانہ اور ایک بدار خانہ اور کھیم کی طرف جابج ضرور مسقف مع دو جوڑی کوڑ کے جسکی بغل میں دیوڑھی مسقف مع دو جوڑی کوڑ کے ہے اور دیوڑھی کی چھت پر بالا خانہ جسکے چاروں طرف آٹھ دروازے مع آٹھ جوڑی کوڑ ساخت انگریزی کے اور صحن میں ایک چو ترہ نشست کے لیے چاروں طرف چار درخت پیل کے لگے ہیں عمدہ و اربعہ یہ ہیں۔

شرقی
مشرق مکان بقال سے
غریبی
مشرق مکان بقال سے
جنوب
مشرق مکان بقال سے
شمال
مشرق مکان بقال سے

اور یہ جو بی بی میری موروثی زر خرید میرے بزرگوں کی ہے اور کئی پشت سے بلا شرکت غیر میری قبضے میں چلی آتی ہے اب وہ برضا و رغبت خود کو ہزار پانچ سو روپے کی عوض جسکے نصف ایک ہزار دھائی سو روپے ہوتے ہیں بذریعہ اس ولد بشن داس ساکن لاہور کے ہاتھ بیچ دالی اور کل روپے اسکی قیمت کے خریدار مذکور سے لیکر اپنی قبضے میں لایا یہ بیع کامل ہو چکی اور میں بائع اپنے ہوش و حواس کی درستی اور عقل کی ثبات میں بغیر کسی کر سکتا نہ پڑھائے یہ قبلا بیعنامہ لکھ کر اقرار کرتا ہوں کہ اس بیعنامے کو باب میں مجھ کو یا میرے وارثوں کو خریدار سے یا اسکی آل اولاد سے کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص یہ حق دار پیدا ہو اور اس مکان میں کچھ اپنا دعویٰ یا جھگڑا نکالے اسکی جواب دہی میری ہے اس واسطے یہ بیعنامہ لکھ دیا کہ سند ہے اور تین قطعے پہلی دستاویزوں کے کہ بزرگوں کے عہد سے میری پاس چلے آتے ہیں خریدار مذکور کو سپرد کر دیے

المرقوم ۵۔ جنوری ۱۸۶۲ء

العبد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
جناب اس رام داس لال بھٹو بابورام جس پروسی نظام الدین شفیع خاکروب فلان

ہیمنامہ

میں کہ جناب داس ولد رام داس قوم کھتری رہنے والا امرتسر کا ہوں بحالت صحت و ثبات عقل بدون کسی کے جبر کے برضا و رغبت خود اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ موازی کچاں سبکہ زمین مع چار صدوں کے لاخراجی جو اسی شہر میں واقع ہے اور مملوکہ اور مقبوضہ بلا شرکت غیر میری ہے۔ اور اب تک وہ میرے قبضے میں ہے اور اب وہ تمام زمین مع سب حقوق داخل اور خارجی کے لالہ سکھ لال ولد کنھیا لال کو جو یہاں رہتا ہے میں نے سپرد کر دی ہے اور بخشی دی چنانچہ زمین مذکور اپنے قبضے سے چھڑا کر موہوب الیہ کو سپرد کر دی اگر میں پھر بھی اس پر دعویٰ کروں تو چھوٹا ہوں اس واسطے یہ چیتہ کلے

بطریق ہیہ نامے کے لکھ دیے کہ سند ہے اور وقت ضرورت کے کام آوین فقط
تحریر تاریخ ۱۵۔ فروری ۱۸۶۳ء

رہن نامہ

میں کہ سردار جو دھاسنگھ ولد سردار نونہال سنگھ ساکن اٹاری کاہون بحالت صحت اور
درستی حواس کے اقرار کرتا ہوں کہ موازی و دو بیگہ زمین جو کہ اسی جگہ واقع ہے اور سیری ملک
اور قبضے میں ہے اور آمدنی سالانہ اسکی دو سو روپے ملتے ہیں ان ایام میں اس زمین کو
مع چاروں حدوں کے اور تمام حقوق داخلی اور خارجی کے بموضع ایک ہزار روپے
سکہ رائج الوقت کو کچھ سنگھ ولد تھان سنگھ ساکن لاہور قوم کھتری کو پاس دس برس
کی میعاد پر گرو رکھی اور روپے سب پانچ قبضے میں لے آیا ہوں اقرار یہ ہے کہ دس برس
تک جو جنس اس زمین میں پیدا ہوا اسکا مالک مرتن ہے اور مرتن نے یہ بات
بول کی اور زمین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے اب مرتن کو چاہیے کہ جب تک پورے
نہ یا دے تب تک اس زمین پر مع سب چیزوں کے جو اس میں پیدا ہوتی ہیں اپنا قبضہ
رکھو اور محکوم اس زمین کی پیداوار پر کچھ دعویٰ نہیں اگر میعاد میں اس کے روپے نہ ادا
کروں تو وہ ساری زمین مرتن کی ہو جاوے گی پھر محکوم کچھ دعویٰ اس میں نہ کرے گا
اس واسطے یہ چند باتیں بطریق رہن نامے کو لکھ دیں کہ حاجت کے وقت کام آوین۔
تحریر تاریخ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۳ء

تفصیل زمین مرہونہ کی حدود کی

شمال	حد پورب کی ملی ہوئی رام جس کی زمین سے	غرب	حد چیم کی ملی ہوئی گوبال کی زمین سے
شمال	حد شمالی ملی ہوئی رام دھن کی زمین سے	جنوب	حد دھن کی ملی ہوئی بولی کی زمین سے

اجارہ نامہ

مین کہ شیخ رمضان ولد شیخ سبحانی رہنے والا لاہور کا ہون آقا شرمعی اور صحیح
اسطرح پر کرتا ہوں کہ موضع رام نگر جو علاقہ خراج کا ہوا اور ملک اور قبضے میں میری ہے
اور اب تک بغیر شرکت دوسرے کے میرے قبضہ مالکانہ میں رہا ہوا اور مالگذاری اسکی ان ایام
میں ایک ہزار روپیہ جو ان نوٹین اس گائون کو مع جملہ منکرا اور جتنے گھر اس میں آباد ہیں
اور تمام حقوق اور مرافقہ داخلی و خارجی کو بٹا مل کھتری کو جو میں ہتا ہوا چسودے کے
عوض کہ اسی قدر روپہ کھتری مذکور کو مجھے قرض ہیں دو سال کی سعاد پر اجارہ دیا کھتری مذکور
نے بھی یہ بات قبول کی اور اس پر اپنا قبضہ اور دخل کر لیا مناسب ہے کہ بٹا مل تردد آبادی
اس گائون کی اور تحصیل کلی کر کے اسکی آمدنی سے مالگذاری سرکار کی ادا کرے
اور اس قدر روپیہ بابت فلان امر کے اور پھر جو باقی بچے اسکو اپنے قرض میں وضع کرے
اور سوائے اسکی آمدنی کے اگر بٹا مل کچھ اور پیدا کرے تو وہ اسی کا میرا اسپر
کچھ دعویٰ نہیں وہ حق بٹا مل کا ہوا اگر گائون میں آمدنی مقررہ سے کچھ کمی
ہو جاوے تو جس قدر کمی ہوگی وہ میں بھرونگا اس واسطے یہ چند کلمے بطریق اجارہ نامہ
کے لکھ دیے کہ ان کی سند ہے۔

لکھا ہوا یکم فروری ۱۲۸۶ء کا

گواہ شد

نتھو کھتری

گواہ شد

شیخ بسو

العبد

شیخ رمضان مالگزار

کرایہ نامہ

مین کہ لالہ مسود اگر مل ولد لکھی رام ساکن دہلی کا ہوں جو میں نے ایک حویلی مملوکہ مقبوضہ

شیخ شبر آتی واقع لاہوری دروازہ کی پانچ روپے مہینے پر اپنے کے واسطے کرایے کو لی ہے اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مقررہ مالک مذکور کو دیتا رہوں گا اور مکان کی شکست و رنجیت کی مرمت کو سوا اور جتنے خرچ آرستگی اور آرائش مکان اور چوکیداری وغیرہ کو ہین سب میرے فتمے اور حسب وقت مالک کو اپنا مکان خالی کرنا منظور ہوا ایک ماہ پہلے مجھ کو خبر دے مدت مذکور گذر مکان خالی کر دینگا اور اگر ماہ بیاہ کرایہ ندون یا کچھ اور تکلیف مالک مکان کو ہو تو اسکو اختیار ہو کہ جب چاہے مکان خالی کروالے۔

المرقوم ۲۴۔ ماہ جولائی ۱۲۷۶ء

اور اگر امیر یا رئیس کی طرف سے سرخط لکھنا ہو تو اس طور پر لکھنا چاہیے
باعث تحریر آنکہ

جو کہ ایک مکان مملوکہ بدھو واقع لاہوری دروازہ دس روپے کرایہ ماہواری کو ہمنے لیا ہے اقرار کرتے ہین کہ کرایہ مقررہ ماہ بیاہ دے جائینگے اور جب مالک اپنا مکان خالی کرنا چاہیگا تو ایک مہینے کی مدت سے خالی کر دینگا سوا سٹے یہ سرخط لکھنا کہ سند
تحریر پانچ ۳۔ جنوری ۱۲۸۲ء

العبد
دستخط راقم
گواہ شد
برکت رائے مہاجن
گواہ شد
دھونکل سنگھ کھتری

تمسک

منکہ راجہ رام ولد دولت رام قوم کھتری ساکن فیروز پورکا ہوں جو کہ آٹھ سو روپیہ سکہ رائج الوقت جسکے نصف چار سو روپیہ ہوتے ہین لالہ بلاتی رام سا بہوکار سے ایک روپیہ فی صدی سود پر قرض لکیر اپنے خرچ میں لایا ہوں اقرار کرتا ہوں کہ سب روپیہ مع سود روپیہ سیکڑے کو حساب سے ایک برس میں خواہ بدستور قسطوں کے یا ایک مشت

ادا کروں گا اس میں کچھ عذر و حیلہ نہ ہو گا اس واسطے یہ تمہیں لکھ دیا کہ سند ہے فقط

العبد گواہ شد گواہ شد

راجہ رام مصر دو بے رام بزاز بھگت رام بزاز

وقف نامہ

مین غلام حسین ولد نظام علی ساکن راولپنڈی اقرار کرتا ہوں کہ موازی ٹوبہ بیگم زمین
لاخراجی جو میری موروثی بلا شرکت غیرے ہے اور اب تک میری قبضے اور تصرف
میں چلی آتی ہے اُس میں سے ایک سرائے پختہ اور ایک تالاب پختہ بنانے کو
دو بیگم زمین علیحدہ کر کے جو سائے بیگم کی سودہ اُس سرائے موصوف کے خرچ
کے واسطے مین نے وقف کر دی اور احمد خان جو اپنے قصبے کا رہنے والا ہے اور
آدمی معتبر ہے اُسکو متولی اُس سرائے کا کیا تاکہ مسافروں کو آرام ملے اور بلا اداے
کرایے کے اُس سرائے میں جسکا جی چاہے اُترا کرے اور متولی مذکور خبر گیران
سب کا ہے اب مناسب ہے کہ متولی مذکور اُس زمین کی پیداوار کو اپنے صرف
میں لائے اور خبر گیری اُس سرائے کی رکھو اس لیے یہ چند کلمے بطریق وقف نامہ
کے لکھ دیے کہ سند ہے۔

مرقومہ ۳۔ اگست ۱۹۷۷ء

پط

قول و قرار

بہ کالو ولد سبانا کاشٹکا موضع کاموگی
اقوار سلطان خان نمبر دار موضع کاموگی پر گنہ شیخ پور ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے